زندگی میں ہم ایک دوسرے کے سرپرست ہیں۔ معمولی کوتاہی پر فوراً سرزنش کرتے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہلت دی ہے اور حساب کیلئے ایک دن مقرر کر دیا ہے۔ اب اسی دن دربار میں حاضر ہو کر اپنا اعمال نامہ پیش کرنا ہوگا اور اسی کی بنیاد پر سزا و جزا ہو گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ کبھی کبھار اس دنیا میں عبرت کیلئے ایسے مناظر دکھاتا ہے تاکہ لوگ اپنا قبلہ درست کر لیں اور اس کے اطاعت گزار اور فرمانبردار ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت بڑی وسیع ہے۔ وہ اپنے بندوں سے بڑی محبت کرتا ہے اور انہیں تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن یہ ہماری کوتاہی اور نااہلی ہے کہ ہم ایسے حادثات سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں اس کی رحمت طلب کرنی چاہئے اور ان آفات سے بچنے کیلئے اس کی پناہ میں جانا چاہئے۔ امید ہے کہ وہ اپنی رحمت کی آغوش میں لے لے گا۔ بہرحال یہ قیامت خیز زلزلہ بھی ایک سبق ہے۔ ہے کوئی جو اس سے عبرت حاصل کرے......؟ ﴿فاعتبروا یا اولی الابصار﴾

ملی یکجہتی کا مظاہرہ

زلزلے کی تباہ کاریاں اور دلخراش مناظر نے جہاں المناک واقعات کو جنم دیا ہے' وہاں اس زلزلہ کے نتیجے میں ملی یکجہتی کا بھرپور مظاہرہ بھی دیکھنے میں آیا۔ پاکستانی قوم نے جس سچے جذبے اور خلوص کے ساتھ متاثرین کی مدد کی ہے' وہ قابل صد افتخار ہے۔ اس یکجہتی میں نہ کوئی انتہا پسند رہا' نہ کوئی روشن خیال' نہ سنی' نہ شیعہ...... بلکہ بحیثیت مسلمان سب نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے انسانیت کی خدمت کی۔ ہر طبقے سے تعلق رکھنے والوں نے اپنی حیثیت کے مطابق حصہ ڈالا اور ہر ممکن طریقے سے اس مدد کو ان تک پہنچایا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اب اس خوشگوار فضا کو برقرار رکھا جائے اور ہم ان سطور کے ذریعے صدر مملکت سے بھی درخواست کریں گے کہ وہ بھی انتہا پسندی کی اصطلاح کو ختم کریں۔ اس زلزلے میں اسی طبقے نے سب سے زیادہ خدمت پیش کی ہے' جس کا اعتراف ساری دنیا نے کیا ہے۔ ہم اس ملی یکجہتی کے مظاہرے پر تمام بھائیوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

اسی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کا وفد مولانا شعیب احمد کی سربراہی میں یہاں پہنچا۔ انہوں نے بھی بالاکوٹ' مظفر آباد' باغ کا دورہ کیا اور حالات کا جائزہ لیا۔ عیدالفطر کے بعد مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر پروفیسر ساجد میر' حاجی عبدالرزاق' میاں نعیم الرحمٰن اور برطانیہ سے آمدہ وفد نے مشترکہ طور پر متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا اور کروڑوں روپیہ متاثرین میں تقسیم کیا۔ جبکہ مرکزی جمعیت نے حافظ عبدالکریم کو ریلیف کمیٹی کا چیئرمین نامزد کیا ہے اور مختلف جگہوں پر خیمہ بستیاں بنائی گئی ہیں۔

اسی طرح سعودی عرب سے مختلف وفود بھی تشریف لائے ہیں۔ جن میں فضیلۃ الشیخ عبداللہ المرردتی خاص طور پر شامل ہیں۔ ان کے ہمراہ ڈاکٹر سعد الصرفی' ڈاکٹر جاوید احمد اور الشیخ فہد الباہلی شامل تھے۔ جنہوں نے علاقے کا دورہ کیا۔ امدادی کارروائیوں کا جائزہ لیا۔ خاص کر جامعہ کے کیمپ کی کارکردگی کو سراہا۔

جامعہ سلفیہ امت کی جانب سے جامعہ زلزلے میں جو امدادی کارروائیاں کی گئیں ہیں' وہ ابھی جاری ہیں اور بالاکوٹ مسجد اور مدرسہ کی تعمیر تک جاری رہیں گی۔ ان شاء اللہ۔ احباب کو اس طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے تاکہ یہ مرکز دوبارہ قائم ہو اور علاقے میں کتاب وسنت کی دعوت کا آغاز ہو سکے۔

مولانا غلام اللہ امرتسری وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

جماعتی حلقوں میں یہ خبر انتہائی حزن وملال کے ساتھ سنی گئی کہ جماعت کے مشہور ومعروف خطیب اور بزرگ عالم دین مولانا غلام اللہ امرتسری ۹ اور ۱۰ نومبر ۲۰۰۵ء کی درمیانی رات اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بڑے متقی' پرہیزگار اور شب زندہ دار عالم باعمل تھے۔ نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام فرماتے' بلکہ ان کی کوشش ہوتی کہ پہلی صف میں امام کے قریب کھڑے ہوں۔ جامعہ سلفیہ کے سامنے رہائش کی وجہ سے اکثر اوقات جامعہ میں تشریف لاتے اور طلبہ سے بڑا پیار کرتے تھے۔ اپنی بات دوٹوک الفاظ میں کہہ دیتے۔ دینی امور میں کسی مصلحت کا شکار نہیں ہوتے تھے۔ ان کی نماز جنازہ ۱۰ نومبر ۲۰۰۵ء بروز جمعرات کو بعد نماز عصر جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی حفظہ اللہ نے بڑے رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔

جامعہ سلفیہ ٹرسٹ کے ایک خصوصی اجلاس میں شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی' حافظ مسعود عالم' مولانا محمد یونس بٹ' مولانا مفتی عبدالحنان زاہد' مولانا محمد یوسف انور' قاری محمد رمضان' رئیس الجامعہ میاں نعیم الرحمٰن طاہر' صوفی احمد دین اور دیگر اساتذہ جامعہ سلفیہ نے مولانا مرحوم کی وفات کو جماعت کیلئے ایک سانحہ قرار دیا اور ان کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے خصوصی دعا کی گئی اور لواحقین خصوصاً حکیم محمد جمیل سے اظہار تعزیت کیا گیا اور ان کیلئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ ﴿اللھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ وادخلہ الجنۃ الفردوس﴾